Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

مشقت عبادت2 ۔

591

امام محمد باقر (ع) ۔

)!

رسول اکرم عائشہ کے حجرہ میں تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ اس قدر زحمت عبادت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے ؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندۂ شکر گذار نہ بنوں !۔

آپ پنچوں کے بھل کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے سورۂ طہ نازل فرمایا کہ " ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑجائیں۔(کافی

2

ص

95

/

2

روایت ابوبصیر، احتجاج

1

ص

520

)۔

592

۔

عائشہ!

رسول اکرم را توں کو اس قدر قیام فرماتے تھے کہ پیر پھٹنے لگتے تھے تو میں نے عرض کی کہ آپ اس قدر زحمت کیوں کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام اول و آخر گناہ معاف کردیئے ہیں؟ فرمایا کیا میں بندہ شکر گذار بننا پسند نہ کروں۔(بخاری

4

ص

1830

/

3557

مسلم ،

4
ص
2172
،
2820
صحیح بخاری ،
1
ص
380
/
1078
ص ،
2375
/
8106
،
4
/
1830
/
4586
صحیح مسلم ،
4
ص
2171
/
2819
سنن ترمذی ،
2
ص
268
،
412
سنن ابن ماجہ ،
1
ص
456
/
1419

سنن نسائی ،
3
ص
219
مسند ابن حنبل ،
6
ص
348
/
18366
الزہد ابن المبارک ،
35
/
4731
روایت مغیرہ تاریخ بغداد
4
ص
231
روایت انس
7
ص ،
265
روایت ابوجحیفہ، فتح الابواب ص
170
روایت زہری)۔
593
۔ بکر بن
!عبداللہ
عمر بن الخطاب پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت بیمار تھے اور کہنے لگے کہ آپ کس قدر اپنے کو تھکاتے ہیں؟ فرمایا مجھے کون سی چیز مانع ہے کل شب میں تیس سوروں کی تلاوت کی ہے جن میں سور طوال بھی شامل تھے۔
کہنے لگے کہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو معاف کردیا ہے اس کے بعد بھی اس قدر زحمت کرتے ہیں؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندہ شکر گذار نہ بنوں۔(امالی طوسی (ر) ص
403
/
903
)۔
594
۔ امام صادق (ع)! رسول اکرم مستحب نمازیں فرض نمازوں سے دوگنی ادا کیا کرتے تھے۔(کافی

3
ص
443
/
3
تہذیب،
2
ص
4
/
3
استبصار ،
1
ص
218
/
7703
روایت فضیل بن یسار و فضل بن عبدالملک و بکیر)۔
595
۔
عائشہ!
رسول اکرم لمبی راتوں میں بھی کبھی کھڑے ہوکر نمازیں پڑھتے تھے اور کبھی بیٹھ کر ۔(صحیح مسلم
1
ص
504
/
105
سنن ترمذی ،
2
ص
23
/
3751
سنن ابن ماجہ
1
ص
388
/
1228

سنن نسائی ،
3
ص
219
مسند ابن حنبل ،
9
ص
393
/
24723
ص
397
/
24743
مستدرک ،
1
ص
397
/
976
)۔
596
۔
عائشہ!
آیت کریمہ ”قم اللیل الا قلیلا“ کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرم بہت ہی کم آرام فرماتے تھے۔(مسند ابویعلی
4
ص
466
/
4918
) ۔
597
۔
عائشہ!
رسول اکرم ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔(صحیح مسلم
1
ص
282
/

117
سنن ترمذی ،
5
ص
463
/
3384
سنن ابی داؤد ،
1
ص
5
/
18
)۔
598
۔ اام علی (ع
)!
فاطمہ (ع) نے رسول اکرم سے خادمہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑی شے بتاسکتاہوں اور وہ یہ ہے کہ
سوتے وقت
34
، مرتبہ سبحان اللہ
33
مرتبہ الحمدللہ اور
34
مرتبہ اللہ اکبر(دن بھر کی تمام تھکن دور ہوجائے گی) جس کے بعد میں نے کبھی اس تسبیح کو ترک نہیں کیا۔
ایک شخص نے کہا کہ صفین کی رات بھی ؟ فرمایا ہاں صفین کی رات بھی۔) صحیح بخاری
5
ص
2041
/
5044
صحیح مسلم ،
4
ص
2091
/
2727
مسند الحمیدی ،
1

ص
24
/
43
تاریخ بغداد ،
3
ص
24
روایات عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ ، مسند احمد
1
ص
332
/
1312
روایت ابن اعبد)۔
599
۔ عروۃ بن
الزبیر!
ہم سب مسجد پیغمبر میں بیٹھے ہوئے اصحاب بدر و بیعت رضوان کے بارے میں گفتگو کررہے تھے تو ابن درداء نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو ساری قوم میں مال کے اعتبار سے سب سے کمزور ، تقویٰ میں سب سے طاقتور اور عبادت میں سب سے زیادہ رحمت کرنے والا تھا، لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا علی ((ع) بن ابی طالب (امالی الصدوق (ر
72
/
9
روضۃ الواعظین ص ،
125
مناقب ابن شہر آشوب
2
ص
124
)۔
600
۔ حبّہ
عرفی!
ہم نوف و حبۃ القصر میں سورہے تھے کہ اچانک دیکھا امیرالمومنین (ع) دیوار پر ہاتھ رکھے رات کے سناٹے میں ان فی خلق السماوات والارض ... کی تلاوت کررہے ہیں اور اس کے بعد اسی عالم استغراق میں میری طرف رخ کرکے فرمایا کہ حبہ ! جاگ رہے ہویا سورہے ہو؟
میں نے عرض کی کہ میں تو جاگ رہاہوں لیکن جب آپ کی بیقراری کا یہ عالم ہے تو ہم گنہگاروں کا کیا حال ہوگا؟ یہ

سن کر آپ نے زار و قطار رونا شروع کردیا، اور فرمایا کہ حبہ ! دیکھو ہمیں بھی پروردگار کے سامنے کھڑا ہوناہے اور اس سے کسی شخص کے اعمال پوشیدہ نہیں ہیں، وہ ہم سے اور تم سے رگ گردن سے زیادہ قریب تر ہے اور کوئی شے ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہوسکتی ہے۔

اس کے بعد نوف کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ تم سورہے ہو یا جاک رہے ہو؟ نوف نے عرض کی یا امیر المومنین (ع) ! ویسے تو میں بیدار ہوں لیکن آج کی شب آپ نے بہت رلایا،

فرمایا ۔ نوف ! اگر اس شب میں تمہارا اگر یہ خوف خدا سے تھا توکل روز قیامت تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔

نوف ! یاد رکھو خوف خدا میں جو ایک قطرۂ اشک آنکھوں سے نکل آتاہے وہ جہنم کی آگ کے دریاؤں کو بجھا سکتاہے، پروردگار کی نگاہ میں اس سے عظیم تر کوئی انسان نہیں ہے جو روئے تو خوف خدامیں روئے اور محبت یا دشمنی کرے تو وہ بھی خدا کے لئے کرے، دیکھو جو خدا کے لئے محبت کرتاہے وہ اس کی محبت پر کسی محبت کو مقدم نہیں کرتاہے اور جو برائے خدا دشمنی کرتاہے اس کے دشمن کے لئے کوئی خیر نہیں ہے، اور ایسی ہی محبت اور عداوت سے انسان کاایمان کامل ہوتاہے۔

اس کے بعد حضرت نے دونوں افراد کو موعظہ فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہوشیار رہنا کہ میں نے تمھیں ہوشیار کردیاہے، اس کے بعد یہ مناجات کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ خدایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ غفلتوں کی حالت میں بھی تیری نگاہ کرم رہتی ہے یا تو منھ پھیر لیتاہے؟ اور کاش مجھے یہ اندازہ ہوتا کہ اس طویل نیند اور قلیل شکر کے بعد بھی تو نعمتیں عطا فرمارہاہے تو اب میرا کیا حال ہونے والاہے۔

اس کے بعد اسی عالم میں آپ فریاد کرتے رہے یہاں تک طلوع فجر کا وقت آگیا۔(فلاح السائل ص 266)۔

601

۔

!ابوصالح

ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے دربار میں وارد ہوئے تو اس نے کہا کہ ذرا علی (ع) کے اوصافت تو بیان کرو؟ ضرار نے کہا مسلمانوں کے امیر ! مجھے معاف کردے تو بہتر ہے، معاویہ نے کہا ہرگز نہیں ۔!

ضرار نے کہا کہ اگر بیان ضروری ہے تو سن ! خدا گواہ ہے کہ میں نے بعض اوقات اندھیری رات میں جب ستارے ڈوب چکے تھے یہ دیکھا ہے کہ علی (ع) محراب عبادت میں داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے یوں تڑپ رہے تھے جس طرح مارگزیدہ تڑپتاہے اور پھر بیقراری کے ساتھ گریہ کررہے تھے۔

ایسا لگتاہے کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہاہوں کہ وہ پروردگار کو روروکر پکار رہے ہیں اور پھر دنیا کو خطاب کرکے کہہ رہے ہیں ... اے دنیا ! تیرا رخ میری طرف کیوں ہوگیا ہے، افسوس کہ تو بلاوجہ زحمت کررہی ہے، جاکسی اور کو دھوکہ دینا ، میں تجھے تین بار ٹھکرا چکاہوں تیری عمر بہت مختصر ہے اور تیری منزل بہت حقیر ہے اور تیرا خطرہ بہت عظیم ہے، آہ ، آہ ! زاد سفر کس قدر کم ہے اور سفر کس قدر طولانی ہے اور راستہ بھی کس قدر وحشتناک ہے“۔

یہ سن کر معاویہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہوگئے اور اس نے آستینوں سے آنسؤوں کو پونچھنا شروع کردیا اور سارے دربار پر گریہ طاری ہوگیا اور معاویہ نے کہا کہ یقینا ابوالحسن (ع) ایسے ہی تھے۔

ضراراب علی (ع) کے بعد تمہارا کیا حال ہے ! ضرار نے کہا کہ جیسے کسی ماں کا بچہ اس کی گود میں ذبح کردیا جائے کہ نہ اس کے آنسو رک سکتے ہیں اور نہ اس کے دل کو سکون مل سکتاہے، یہ کہہ کر اٹھے اور باہر نکل گئے ۔(حلیۃ الاولیاء

1

ص

84

الصواعق المحرقہ ص ،
131
مروج الذہب ،
2
ص
433
الاستیعاب ،
3
ص
209
خصائص الائمہ ص ،
70
کنز الفوائد ،
2
ص
103
مناقب ابن شہر آشوب ،
2
ص
103
نہج البلاغہ حکمت ص ،
77
الفصول المہمہ ص
127
)۔
602
۔امام حسن (ع
)!
میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھاہے کہ شب جمعہ محراب عبادت میں مصروف رکوع و سجود رہیں یہاں تک کہ فجر طالع ہوگئی اور یہ سنا کہ آپ مسلسل مومنین اور مومنات کے حق میں نام بنام دعا کرتی رہیں اور ایک حرف دعا بھی اپنے حق میں نہیں کہا۔
میں نے عرض کی کہ مادر گرامی ! آپ دوسروں کے حق میں دعا کرتی ہیں، اپنے واسطے کیوں دعا نہیں کرتی ہیں ؟ فرمایا بیٹا، پہلے ہمسایہ اس کے بعد اپنا گھر ۔(دلائل الامامة
152
/
65
علل الشرائع ،
181
/

1
کشف الغمہ ،
2
ص
94
ضیافة الاخوان ص ،
265
روایت فاطمہ صغری)۔
603
۔ حسن
بصری!
اس امت میں فاطمہ زہرا سے زیادہ عبادت گذار کوئی نہیں گذرا ہے، وہ رابت بھی مصلیٰ پر کھڑی رہتی تھیں یہاں تک کہ پیروں پر ورم آجاتا تھا ۔(مناقب ابن شہر آشوب
3
ص
341
ربیع الابرار ،
2
ص
104
)۔
604
۔ عبداللہ بن زبیر نے شہادت امام حسین (ع) کی خبر سن کر یہ کلمات زبان پر جاری کئے، خدا کی قسم تم نے اسے مارا ہے جو راتوں کو اکثر قیام کیا کرتا تھا اور دنوں میں اکثر روزے رکھا کرتا تھا
۔ (تاریخ
طبری
5
ص
375
مقتل ابومخنف ص ،
247
روایت عبدالملک بن نوفل
) ۔
605
۔ امام زین العابدین (ع) سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے والد محترم کی اولاد اس قدر کم کیوں ہے؟ فرمایا مجھے تو اتنی اولاد پر بھی تعجب ہے کہ رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے تو انہیں گھر والوں کے
ساتھ رہنے کا موقع کب ملتا تھا۔(تاریخ یعقوبی
2
ص

247
العقدالفرید ،
2
ص
243
فلاح السائل ص ،
269
)۔
606
۔ امام صادق (ع)! حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) عبادات میں بے حد زحمت برداشت کیا کرتے تھے، دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور راتوں میں نمازیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بیمار ہوگئے تو میں نے عرض کی بابا ! کب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا ؟ فرمایا میں اپنے پروردگار سے قربت چاہتاہوں شائد وہ اس طرح اپنی بارگاہ میں جگہ دیدے۔(مناقب ابن شہر آشوب
4
ص
155
روایت معتب)۔
607
۔ امام صادق (ع) ، حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) جب حضرت علی (ع) کی کتاب کا مطالعہ فرماتے تھے اور ان کی عبادتوں کا ذکر دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اس قدر عمل کون کر سکتاہے ، یہ کس کے بس کی بات ہے، اس کے بعد پھر عمل شروع کردیتے تھے ، مصلیٰ پر نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور واضح طور پر اثرات ظاہر ہونے لگتے تھے اور امیر المومنین (ع) جیسی عبادت ان کے گھرانہ میں بھی حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کے علاوہ کوئی نہیں کرسکا۔(کافی
8
ص
163
/
172
روایت سلمہ بیّاع السابری)۔
608
۔ عمرو بن عبداللہ بن ہند الجملی ، امام محمد (ع) باقر سے رایت کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ بنت علی (ع) نے اپنے بھتیجے زین العابدین (ع) کو اس شدت اور کثرت سے عبادت کرتے دیکھا تو جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حزام انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا کہ تم صحابی رسول ہو، ہمارے تمھارے اوپر حقوق ہیں اور ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو زحمت و مشقت سے ہلاکت ہوتے دیکھو تو اس کی زنگی کا بند وبست کرو، دیکھو یہ علی (ع) بن الحسین (ع) جو اپنے باپ کی تنہا یادگار ہیں، اس قدر عبادت کررہے ہیں کہ پیشانی ، ہتھیلی اور گھٹنوں پر گھٹے پڑگئے ہیں اور اس کے بعد بھی مسلسل نمازیں پڑھتے چلے جارہے ہیں ؟
جابر بن عبداللہ یہ سن کر امام زین العابدین (ع) کے دروازہ پر آئے اور وہاں امام (ع) باقر کوبنئ ہاشم کے نوجوانوں کے ساتھ دیکھا ، جابر نے انھیں آگے بڑھتے دیکھا تو کہا کہ واللہ یہ بالکل رسول اکرم کی رفتار ہے۔ اور پوچھا کہ فرزند آپ کون ہیں؟

فرمایا میں محمد ! بن علی (ع) بن الحسین (ع) ہوں ! یہ سن جابر رونے لگے اور کہا کہ واللہ آپ ہی علوم کی باریکیاں ظاہر کرنے والے باقر (ع) ہیں، ذرا میرے قریب
آئیے میرے ماں باپ آپ پر قربان ! حضرت آگے بڑھے، جابر نے بند پیراہن کھولے، سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سینہ مبارک کو بوسہ دیا اور اپنا رخسار اور چہرہ جسم مبارک سے مس کیا اور کہا کہ میں آپ کو آپ کے جد رسول اکرم کا سلام پہنچا رہاہوں اور میں نے وہی سب کچھ کیا ہے جس کا حضرت نے مجھے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم اس دنیا میں اس وقت تک زندہ رہوگے کہ میرے ایک فرزند محمد سے ملاقات کروگے جو علمی موشگافیاں کرنے والا ہوگا... اور دیکھو تم نابینا ہوجاؤگے تو وہ تمھاری بصارت کا انتظام کردے گا۔
یہ کہہ کر امام سجاد (ع) کی خدمت میں حاضر ی کی درخواست کی ، آپ گھر کے اندر گئے اور بابا کو اطلاع دی کہ ایک بزرگ دروازہ پر ہیں اور انھوں نے میری ساتھ اس اندازہ کا برتاؤ کیا ہے، فرمایا فرزند یہ جابر بن عبداللہ ہیں اور یہ سارے اعمال کیا انھوں نے خاندان کے بچوں کے سامنے انجام دیئے ہیں اور یہ ساری باتیں سب کے سامنے کی ہیں ...؟ عرض کی جی ہاں ... فرمایا انا للہ ... انھوں نے کوئی برا قصد نہیں کیا لیکن تمھاری زندگی کو خطرہ میں ڈال دیا۔
اس کے بعد جابر کو داخلہ کی اجازت دیدی اور جب جابر گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں اور جسم انتہائی لاغر ہوچکا ہے آپ نے اٹھ کر نحیف آواز میں جابر سے خیریت دریافت کی اور اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔
جابر نے گزارش شروع کی، فرزند رسول ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے جنت کو آپ ہی حضرات کے لئے خلق کیا ہے اور جہنم کو آپ کے دشمنوں ہی کے لئے بنایاہے تو آخر اس قدر زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟
فرمایا اے صحابی رسول ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے میرے جد رسول اکرم کے جملہ محاسبات کو بخش دیا تھا لیکن اس کے بعد بھی انھوں نے عبادت کی مشقت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس قدر عبادت کی کہ پیروں پر ورم آگیا اور جب ان سے یہی گزارش کی گئی کہ آپ کو عبادت کی کیا ضرورت ہے ؟ تو فرمایا کہ کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟
جابر نے جب یہ دیکھا کہ حضرت زین العابدین (ع) پر میری بات کا اثر ہونے والانہیں ہے اور وہ عبادات میں تخفیف کرنے والے نہیں ہیں تو عرض کی کہ فرزند رسول ! اپنی زندگی کا خیال رکھیں کہ آپ ہی حضرات کے ذریعہ امت کی بلائیں دفع ہوتی ہے ، مصیبتوں سے نجات ملتی ہے آسمان سے بارش ہوتی ہے؟
فرمایا ، جابر ؟ میں اس وقت تک اپنے اب وجد کے راستہ پر گامزن رہوں گا جب تک مالک کی بارگاہ میں نہ پہنچ جاؤں !
جابر نے حاضرین کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے اولاد انبیاء میں یوسف بن یعقوب کے علاوہ علی (ع) بن الحسین (ع) جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا ہے لیکن خدا گواہ ہے کہ علی (ع) بن الحسین (ع) کی ذریت یوسف کی ذریت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ہے، بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھردیگا (امالی طوسی (ر) ص
236
/
1314
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
148
بشارة المصطفیٰ ص ،
66
)۔
609
(۔ امام (ع

!صادق

میرے پدر بزرگوار تاریکی شب میں نمازیں پڑھتے پڑھتے جب سجدہ میں طول دیتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے نیند آگئی ہو۔(قرب الاسناد

5

ص

15

(روایت مسعدہ بن صدقہ

610

۔ امام صادق (ع

)!

میں پدر بزرگوار کے لئے بستر بچھاکر انتظار کیا کرتا تھا اور جب وہ آرام فرمالیتے تھے تو میں اپنے بستر پر جاتا تھا، ایک شب میں انتظار کرتا رہا اور جب دیر ہوگئی تو آپ کی تلاش میں مسجد کی طرف گیا ، دیکھا کہ آپ تنہا مسجد میں سجدۂ پروردگار میں پڑے ہیں اور نہایت کرب کے عالم میں مناجات کررہے ہیں " خدا یا تو مالک بے نیاز ہے اور یقیناً میرا پروردگار ہے، میں نے یہ سجدہ تیری بندگی اور عبدیت کے اقرار کے لئے کیا ہے، خدایا میرا عمل بہت کمزور ہے اب تو ہی اسے مضاعف کردے، خدایا اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تمام بندوں کو قبروں سے نکالا جائیگا اور میری توبہ کو قبول کرلینا کہ توبہ کا قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔(کافی

3

ص

333

/

9

از اسحاق بن عمار)۔

611

۔ امام صادق (ع) میرے والد بزرگوار بہت زیادہ ذکر خدا کیا کرتے تھے اور میں جب بھی ان کے ساتھ چلتا تھا یا کھانا کھاتا تھا تو انھیں ذکر خدا کرتے ہی دیکھتا تھا، حدیہ ہے کہ لوگوں سے گفتگو بھی آپ کو ذکر خدا سے غافل نہیں بناسکتی تھی، میں اکثر اوقات دیکھتا تھا کہ زبان تالو سے چپک جاتی تھی اور لا الہ الا اللہ کہتے رہتے تھے، ہم سب کو جمع کرکے طلوع آفتاب تک ذکر خدا کا حکم دیا کرتے تھے اور جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے تلاوت کا حکم دیتے تھے ورنہ ذکر خدا کا امر فرمایا کرتے تھے۔(کافی

2

ص

499

/

1

از ابن القداح)۔

612

۔ یحیٰ

!العلوی

حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) کو ان کی کثرت عبادت کی بناپر عبد صالح کہا جاتا تھا اور ہمارے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ انھوں نے مسجد پیغمبر میں جاکر اول شب میں سجدہ شروع کیا اور اس میں یہ مناجات شروع کی کہ خدایا تیرے

بندہ کا گناہ عظیم ہے تو تیری معافی کو بھی عظیم ہونا چاہیئے۔ اے صاحب تقویٰ ، اے صاحب مغفرت ! اور اس طرح صبح تک دہراتے رہے۔(تاریخ بغداد
13
ص
27
)۔
613
۔
!حفص
میں نے حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) سے زیادہ نہ خدا کا خوف رکھنے والا دیکھا ہے اور نہ اس کی رحمت کا امیدوار دیکھاہے، آپ کی تلاوت کا انداز بھی حرتیہ ہوتا تھا اور اس طرح پڑھتے تھے جیسے کسی انسان سے باتیں کررہے ہو۔(کافی
2
ص
606
/
10
)۔
614
۔
!ثوبانی
حضرت موسیٰ (ع) ابن جعفر (ع) چند سال تک اسی انداز سے عبادت کرتے رہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ ہی میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی کبھی ... بلندی پر جاکر قیدخانہ میں روشندان سے دیکھتا تھا تو آپ کو سجدہ میں پاتا تھا اور پوچھتا تھا کہ اے ربیع (داروغہ زندان) یہ کپڑا کیسا پڑا ہے؟ تو وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین !یہ کپڑا نہیں ہے، یہ موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) ہیں جو روزانہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ معبود میں پڑے رہتے ہیں۔
ہارون کہتا کہ بیشک یہ بنئ ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں تو میں کہتا کہ پھر آپ نے انھیں اس تنگی زندان میں کیوں رکھاہے ؟ تو کہتا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔(عیون اخبار الرضا (ع
1
ص
95
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
318
از یونانی)۔
615
۔ عبدالسلام بن صالح الہردی راوی ہے کہ میں مقام سرخس میں اس گھر تک پہنچا جہاں امام رضا (ع) کو قید رکھا گیا تھا اور میں نے نگرانِ زنداں سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔
میں نے کہا کیوں ؟ اس نے کہا کہ یہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک ساعت ابتدائے روز میں

اور وقت زوال اور نزدیک غروب نماز روک دیتے ہیں لیکن مصلیٰ پر بیٹھ کر ذکر خدا کرتے رہتے ہیں۔(عیون اخبار الرضا ع))
2
ص
183
/
6
)۔

Source URL:
https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%DA%86%DB%81%D8%A7%D8%B1%D9%85-%D8%B3%DB%8C%D8%B1%D8%AA-%D8%B9%D8%A8%D8%A7%D8%AF%D8%AA-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9/2%DB%94-%D9%85%D8%B4%D9%82%D8%AA-%D8%B9%D8%A8%D8%A7%D8%AF%D8%AA#comment-0